

اسلام آباد  
راولپنڈی

# جناح

روزنامہ

ایڈیٹر انچیف  
محسن جمیل بیگ

جلد 18 جمرات 14 محرم الحرام 1442ھ 3 ستمبر 2020ء 19 مہادوں 2077 ب صفحات 8 قیمت 20 روپے شمار 241

## جناح سٹی نیوز

### یہ عبرت کی جاہے تماشا نہیں!

مناظر ہیں اور دوسری طرف ہمارے بے بسی کے قہقہے ہیں۔ جب انسان بے بس ہو جاتے ہیں تو وہ توپ کرتے ہیں اور پروردگار سے معافی مانگتے ہیں۔ لیکن ہماری بے بسی کی انتہا ہے کہ ہم اپنی موت پر آپ ہی رحم کرنے کے خواہش مند دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ میڈیا بھی صرف انہونی دکھاتا ہے لوگوں کو اجماعی کی طرف مائل ہونے ہی نہیں دیتا۔

لوگ پانی میں گردن گردن تک ڈوبے مدد کو پکار رہے ہیں لیکن ہمارے فی دی انہیں سنے سو پائل سیٹ اور ہاؤسنگ پراجیکٹ کے اشتہار دکھا رہے ہیں۔ وہ بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں لیکن فی دی سکرین انہیں کوا کولا پینے کی ترغیب دے رہا ہے۔ ہم گنہگار اور ظالم ہونگے ہر صفت پر پورا اتر رہے ہیں اور ہر گناہ کرتے ہیں کہ یہ نصیحتیں کیوں آ رہی ہیں۔ سورۃ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے،

”ہم نے ہزل کی ان ٹالوں پر ایک آفت بھیجا اس وجہ سے کہ وہ غفلت کرتے تھے“

پھر سورۃ شوریٰ میں فرمایا،

”تو ان کو جو کچھ سمیٹ چاہتے تھے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے ہونے لگا۔ ان میں کیا شک ہے یہ آفتیں، پیاریاں اور مستحبتیں بطور انسان اور مسلمان ہماری آزمائش کے لیے ہوتی ہیں۔ انہیں کہ ہم جس جہت قوم ان آزمائشوں میں ایک تمنا دیکھتے والی قوم بن کر سامنے آئے ہیں اللہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما کر ہمیں سدھری ہوئی قوم بنا دے۔ ہر روز ہماری حالت تو اس شعر کے مصداق ہے۔

پے دی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق ہے کسی ہائے تماشا کہ نہ دنیا ہے نہ دین

بھی مشغول کے عادی بن گئے ہیں۔ پہلی قوم دیکھی ہے جو اوروں کی تباہی پر خوش ہوتے ہوتے اب اپنی تباہی پر بھی خوش ہونے کی عادی ہو گئی ہے۔

کراچی میں کیا کچھ نہیں ہو چکا۔ اس عروس البلا د شہر کو اجاڑنے میں کسی نے کوئی کی نہیں چھوڑی۔ پکڑا یہاں سے اٹھایا ہی نہیں جاتا، پینے کا پانی یہاں دستیاب نہیں ہوتا بجلی یہاں سے غائب رہتی ہے۔ تہا زرات کی بھر مار ہے۔ سڑک پر گند



www.drmurtazamughal.org

زوروں پر رہتا ہے۔ اور بارش نے ہر طرف طوفان فوج برپا کیا ہے۔ غریبوں کی ہونہوڑیاں مدی نالوں کی نظر ہو گئیں اور ڈینٹس کے جنگوں میں بھی گنز کا پانی ٹھس گیا۔ غریب فریاض نہیں سینٹھ اور امرا بھی سڑکوں پر پڑے دیکھے۔ کارخانے ڈوب گئے اور ایئر بیس بھی آبی ریلوں سے فٹ نہ سکی۔

سب پر پانی پھر گیا۔ صوبائی حکومت کی نااہلی تو مسلمہ پھر ہی، مرکزی حکومت نے بھی صورتحال کا صرف لطف اٹھایا۔ اداروں کی صلاحیت بھی مکمل کر سامنے آگئی۔ ریاست کی بے بسی نے خطرے کے گھڑیاں بجادائیں لیکن ہمارا تماشا یعنی والا مزاج جوں کا توں ہے۔ ایک دوسرے کو نوچنے اور بھنبھونڈنے کے سوا کوئی تیسری سوچ معذاری ہے۔ کوئی خوف خدا ہمارے وجود کو چھو نہیں پارہا۔ ایک طرف دل دہلا دینے والے

بارشوں نے شہروں کے چھپے ہوئے گند کو ہی نہیں اچھالا ہمارے دل و دماغ میں بھری ہوئی بدبو کو بھی شاہراہوں پر اٹھانے دیا ہے۔ سیاستدان، میڈیا اور سوشل میڈیا سارا ٹھن سب کی دلچسپ ویڈیو کی تلاش میں ہیں۔ کسی ڈوبتے ہوئے ٹیکٹر کی تصویر مل جائے، کسی گنز میں پھنسے ہوئے بچے کی لاش مل جائے، کوئی چنگی منزل سے چھلانگ لگاتا دکھائی دے جائے، کسی کے گھر پانی گھے اور دو شیزا میں بھانگے ہوئے نظر آ جائیں، کسی عورت کا لٹ بکھر چری لہروں میں بہہ جائے۔ کہیں سے کچھ ایسا مل جائے جس سے تقریر دلہیز ہو سکے، جس سے ریٹنگ بڑھ سکے اور جس سے ویڈیو کلیپ وائرل ہو جائے۔ جیسے ایک ویڈیو کلیپ دیکھ کر بیحد دکھ ہوا کہ درجنوں لوگ اپنے سو پائل فون لے ایک ہل کے بہہ جانے کی بس بس کر ویڈیو بنا رہے ہیں۔ پانی کا بہاؤ اتنا شدید تھا کہ دو تین منٹوں میں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے وہ ہل اڑ گیا اور لوگوں نے ”وہ گیا وہ گیا“ کے سرت بھرے قہقہے لگائے۔ یہ کسی دشمن ملک کا ٹی ٹی نہیں تھا اور نہ ہی اس کے ٹوٹنے سے کوئی فتح ملنے والی تھی۔ بلکہ رابطہ منقطع ہونے سے لاکھوں لوگوں کا روزگار تباہ ہوا تھا اور عام لوگوں کا ایک بہت بڑا ذریعہ آمدورفت ختم ہونے جا رہا تھا۔ لیکن ہمارے نوجوانوں کے لیے یہ دل لگی کا سماں تھا۔ کسی ایک نے نہیں روکا کہ بھائی ہم مل کر تو نہیں بچا سکتے لیکن آؤ اللہ کے حضور گزرتا کر دعا کریں کہ وہ بارش کی اس آفت کو نال دے اور ہمارے گھر ڈوب جانے سے بچ جائیں۔ شاکہ ہمارا مزاج ایسا بن گیا ہے کہ حکومت بھی مشکل میں خوش رہتی ہے۔ میڈیا بھی شفقی ہو چکا ہے اور ہم سب

راولپنڈی / اسلام آباد

روزنامہ

# سپروایج

ایڈیٹر  
زاہد فاروق ملک

بدھ 02 ستمبر 2020، 13 محرم الحرام 18 بھادوں 2076 ب صفحات 8 قیمت 15 روپے

## یہ عبرت کی جاہے تماشا نہیں!

دیکھے۔ کارخانے ڈوب گئے اور انہیں بھی آبی ریلوں سے ٹک نہ گئی۔ سب پر پانی بھر گیا۔ صوبائی حکومت کی ذمہ داری تو مسلمہ ٹھہری۔ مرکزی حکومت نے بھی صورتحال کا صرف لطف اٹھایا۔ اداروں کی صلاحیت بھی عمل کر سائے آگئی۔ ریاست کی بے بسی نے خطرے کے کھڑیال بھاڑے لیکن ہمارا

پارشل نے شہروں کے چھپے ہوئے گند کو ہی نہیں اچھا ہمارے دل دو ماٹھ میں بھری ہوئی بونہ کو بھی شاہراہوں پر اٹھائیں دیا ہے۔ سیاستدان سینہ بیا اور سوشل میڈیا صارفین سب کسی دلچسپ ویڈیو کی تلاش میں ہیں۔ کسی ڈوسپتے ہوئے ٹیکری کی تصویر مل جائے کسی کڑ میں پھینے ہوئے بچے کی لاش مل جائے کوئی چاقی منزل سے

### ڈاکٹر مرتضیٰ منٹو

تاش جینی والا حراج ہوں کا توں ہے۔ ایک دوسرے کو تو پنے اور سمجھوڑنے کے سوا کوئی حقیر سیوج متقاری ہے۔ کوئی خوف خدا ہمارے وجود کو چھو نہیں پار پا۔ ایک طرف دل دھاڑ سینے والے مناظر ہیں اور دوسری طرف ہمارے بے بسی کے نچے ہیں۔ جب انسان بے بس ہو جاتے ہیں تو وہ توبہ کرتے ہیں اور پروردگار سے معافی مانگتے ہیں۔ لیکن ہماری بے بسی کی انتہا ہے کہ ہم اپنی موت پر آپ ہی رحم کرنے کے خواہش مند دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ سینہ بیا بھی صرف انہونی دکھاتا ہے لوگوں کو اچھائی کی طرف مائل ہونے ہی نہیں دیتا۔ لوگ پانی میں گردن گردن تک ڈوبے مدد کو پکار رہے ہیں لیکن ہمارے نی دی انہیں سنے موہاگل سینٹ اور ہاڈسنگ پراجیکٹ کے اشتہار دکھا رہے ہیں۔ وہ بھوک اور جیاس سے مر رہے ہیں لیکن وہی سکرین انہیں کوا کوا پینے کی ترغیب دے رہا ہے۔ ہم گنہگار اور عالم ہونگی ہر صفت پر عجز اتر رہے ہیں اور بھرکھا کرتے ہیں کہ یہ مصیبتیں کیوں آ رہی ہیں۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے: "ہم نے نازل کی ان عاقلوں پر ایک آفت ہادی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے" پھر سورہ شوری میں فرمایا: "اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے ہونے کا سوں سے پہنچتی ہے" اس میں کیا لکھ ہے یہ آفتیں، بتا رہاں اور مصیبتیں بلور انسان اور مسلمان ہماری آزمائش کے لیے ہوتی ہیں۔ افسوس کہ ہم صحیحہ قوم ان آزمائشوں میں ایک تاشا دیکھنے والی قوم بن کر سائے آتے ہیں۔ اللہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما کر ہمیں سدھری ہوتی قوم بنا دے اور نہ ہماری حالت تو اس شعر کے صدق ہے، بے دلی ہائے تاشا کہ نہ عبرت ہے نہ آدنی ہے کسی ہائے تاشا کہ نہ دنیا ہے نہ دین

چھلا تک کا دکھائی دے جائے، کسی کے گھر پائی گھے اور دو ٹیرا میں بھاگتے ہوئے نظر آ جائیں، کسی عورت کا لٹت بھر بھری لورہں میں بہہ جائے۔ لیکن سے بکھا سیال جائے جس سے نظر دلینہ ہو سکے۔ جس سے ریٹنگ بیٹھ سکے اور جس سے ویڈیو کلپ ہائرل ہو جائے۔ گھے ایک ویڈیو کلپ دیکر کر بیٹھ دکھا ہوا کہ درختوں لوگ اپنے موہاگل فون لیے ایک ٹیل کے بہہ جانے کی ہنس ہنس کر ویڈیو بنا رہے ہیں۔ پانی کا بہاؤ اسقدر شدید تھا کہ وہ زمین سٹوں میں لوگوں کی آنکھوں کے سائے وہ پل اڑ گیا اور لوگوں نے "وہ گیا وہ گیا" کے سرست بھرے نچے لگائے۔ یہ کسی دشمن ملک کا جی نہیں تھا اور نہ ہی اس کے ٹوٹنے سے کوئی جح ملنے والی تھی۔ بلکہ ہائے قطع ہونے سے انکھوں لوگوں کا روزگار چھا ہونا تھا اور عام لوگوں کا ایک بہت بڑا ذریعہ آمد رفت ختم ہونے جا رہا تھا۔ لیکن ہمارے لو جہانوں کے لیے بدل گئی کا ساماں تھا۔ کسی ایک نے نہیں روکا کہ ہمارے ہم پل کو تو نہیں بچا سکتے لیکن آواہٹ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں کہ وہ پارشل کی اس آفت کو مال دے اور ہمارے گھر ڈوب جائے سے نچا جائیں۔ تاشا کہ ہمارا مزاج ایسا بن گیا ہے کہ حکومت بھی قتل میں خوش رہتی ہے، سینہ بیا بھی قتل ہو چکا ہے اور ہم سب بھی قتلوں کے حامی بن گئے ہیں۔ سبکی قوم دیکھی ہے جو اوروں کی چاقی پر خوش ہوتے ہوتے سب اپنی چاقی پر بھی خوش ہونے کی حامی ہو گئی ہے۔ کراچی میں کیا کچھ نہیں ہو چکا۔ اس عرصہ انہار شہر کو اچھاڑنے میں کسی نے کوئی کی نہیں چھوڑی۔ بکرا یہاں سے اٹھایا ہی نہیں جاتا، اپنے کا پانی یہاں دستیاب نہیں ہوتا، بجلی یہاں سے تاشا رہتی ہے۔ تاشا وزارت کی بھر مار ہے۔ سڑیٹ کرانم زوروں پر رہتا ہے۔ اور پارشل نے ہر طرف طوفان نوح برپا کیا ہے۔ فریڈوں کی چھوڑیاں غری تانوں کی نظر ہو گئیں اور وائیس کے بنگوں میں بھی کڑ کا پانی گھس گیا۔ غریب فریڈی نہیں سینٹ اور امرا بھی سڑکوں پر چڑے